# غالب آن لائن تنقید کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد کامران، شعبۂ اُردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور


## Abstract

Ghalib was a great poet. Who believed that the furture generations will recognize his greatness Ghalib's poetry has been translated in English and other language and a number of books and articles have been written on his life and works.

The internet reader shall find this article a basic document for understanding the secret of the greatness of Ghalib.


مائیکروسافٹ کے بانی اور کمپیوٹر کی دُنیا کے بے تاج بادشاہ بل گیٹس کا قول ہے:

"The interent is becoming the town square for the global village of tomorrow."[۱]

عصرِ حاضر میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ، سماجی ترقی کے عمل میں ناگزیر حیثیت کے حامل سمجھے جاتے ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ گلوبل ویلج (Global Village) میں صرف وہی اقوام ارتقاء کی شاہراہ پر گامزن رہیں گی جو کمپیوٹر سے اپنا رشتہ استوار کر لیں گی تو بے جا نہ ہو گا۔

ٹی ایس ایلیٹ نے تنقید کو سانس کی طرح ناگزیر قرار دیا تھا۔ مستقبل میں کمپیوٹر، سانس کی طرح ناگزیر ہو جائے گا۔ آئندہ دو تین عشروں میں انٹرنیٹ کو شعر و ادب اور تحقیق و تنقید کی دُنیا میں کلیدی حیثیت حاصل ہو جائے گی اور اُردو والوں کو بھی آخر کار آن لائن لائبریریوں کو چراغِ راہ بنا کر اپنی اپنی منزلیں تلاش کرنا ہوں گی۔ انٹرنیٹ نے اُردو شاعری کی مقبولیت میں گراں قدر اضافہ کیا ہے اور امن و محبت کے حوالے سے اُردو ادب کا ایک مثبت امیج ابھارا ہے۔ خاص طور پر کلاسیکی اُردو شاعری نے حسن و عشق، رواداری، وسیع المشرب ی، انسان دوستی، امن و محبت اور معرفت کے پھول کھلائے ہیں ان کی خوشبو کو ادب کے عالمی ایوانوں میں بھی محسوس کیا گیا ہے۔

بیسویں صدی میں غالب کی فکر اور فن کے مختلف پہلوؤں کو انگریزی دان طبقے اور اہلِ مغرب سے متعارف کرانے کے لیے متعدد قابلِ قدر کوشش کی گئیں۔ چنانچہ کتب، رسائل اور انتھالوجیز کی صورت میں غالب کا تقریباً سارا کلام انگریزی میں منتقل ہو گیا۔ غالب اس اعتبار سے خوش قسمت ہیں کہ جتنے تراجم کلام غالب کے منظرِ عام پر آئے۔ اتنے کسی اور شاعر کو نصیب نہیں ہوئے۔

انٹرنیٹ پر بھی غالبیات کا ایک قابلِ قدر ذخیرہ موجود ہے۔ غالب کی شاعری اور انگریزی تراجم کے علاوہ ان کی حیات، شخصیت اور فکر وفن کے حوالے سے متعدد مضامین انٹرنیٹ کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مغرب میں مرزا غالب کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا ایک اہم سبب، غالب کے حوالے سے آن لائن مواد کی دستیابی بھی ہے۔ امریکا سے شائع ہونے والے علمی مجلّے Annual of Urdu Studies کے شمارے نمبر۳، ۱۹۸۳ء ایس عالم خوندمیری کے غالب کے حوالے سے لکھے گئے ایک مضمون کا ترجمہ محمد عمر میمن نے "Ghalib Our Conteonporary" کے عنوان سے کیا ہے۔ مذکورہ مضمون میں غالب کی آفاقی فکر کے حوالے سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے ان کے تخلیقی ویژن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان کے خیال میں کسی شاعر کی عظمت کی بڑی دلیل یہ ہوتی ہے کہ ہر عہد کے لوگ اس شاعر کا کھلی بانہوں سے استقبال کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں عشق، غالب کی سب سے بڑی قوت ہے اور عشق سے جڑی کیفیات کی تجسیم کے لیے غالب نے جو تشبیہات، استعارات اور علامات کا نظام تشکیل دیا ہے اس کا طلسم آنے والے زمانوں کو بھی حیرت میں مبتلا رکھے گا:

> "...... The symbolic poetntial in Ghalib's poetry is large and it is possible to interpret him in different ways."[۲]

انٹرنیٹ سریز آئن سرکار کا ایک مقالہ: "Ghazal as a form of urdu poetry in the Asian sulcontunent." دستیاب ہے۔ مذکورہ مقالے میں غالب کے شعری فلسفے کا سرچشمہ زندگی کو قرار دیا گیا ہے:

> "His ghazals are filled with philosophy of life in every aspect Ghalib inflences many many poets till date and his legacy would continue for time immemorial."[۳]

انٹرنیٹ پر کے۔سی کانڈا (K.C. Kanda) کی کتاب Masterpieces of Patriotic Urdu Poetry میں ایک باب غالب کے کلام کے حوالے سے مختص ہے۔ کے۔سی کانڈا لکھتے ہیں:

> "He is a poet of love, and a specialist of the ghazal. A master of the condensed style, Ghalib is the most quotable poet of urdu some of whose couplets may rightly be called the capsule of concentrated wisdom."[۴]

ایم مجیب کی کتاب Ghalib Makers of Indian Literature ساہتیہ اکیڈمی، دہلی سے شائع ہوئی۔ مذکورہ کتاب کا ۱۹۹۹ء کا آن لائن ایڈیشن مطالعے کیلئے دستیاب ہے۔ مذکورہ کتاب انگریزی زبان میں غالب شناسی کے حوالے سے اہمیت کی حامل ہے۔ ایم مجیب، کلامِ غالب کی تفہیم کیلئے غالب کی شخصیت کو پیشِ نظر رکھنے پر ضرور دیتے ہیں:

> "Ghalib's most usual mood could be described as one of negation, expressing itself in his discontent disillusonment, restlessness, pain, grief, and leading on to a denial of the value of physical existence because of its many limitations. This is both a logical and natural consequence of his urge for self-assertion, which brings him into continous

conflict with physical reality, a struggle in which the living spirit is always defeated and always relturned to the fray."۵

کلد یپ سلیل، اپنی کتاب A Treasury of Urdu Poetry میں غالب کی اپنے عہد میں ناقدری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"Ghalib was a great poet who did not get his due in his lifetime. infact he was ahead of his times, and he knew it. He also knwe that the future genrations will recognize his greatness. And he was right great poets are prophets indeed."۶

انٹرنیٹ پر این میری شمل کی کتاب Dance of Sparks دستیاب ہے۔ مذکورہ کتاب میں این میری شمل نے غالب کی حیات اور شخصیت کے حوالے سے تو زیادہ تر انہیں باتوں کا اعادہ کیا ہے جن پر دوسرے محققین نے بھی خامہ خرسائی کی ہے۔ مگر این میری شمل نے غالب کی غزلوں کی جمالیات اور تمثال کاری اور شعریات پر عمدہ پیرائے میں اظہارِ خیال کیا ہے۔ مثلاً وہ لکھتی ہیں:

"Ghalib's imagery is that of traditional persian urdu poetry, but the dominant color is red. There are few poets who used the imagery of fire in its various connotations as intenselyas he did, combining the dance of the red sparks with the red roses which remind him, in turn, of red blood, and of red wine: all of them are in constant wave-like movement."۷

مجموعی طور پر انٹرنیٹ نے غالب شناسی کا ایک نیا دروازہ کھولا ہے اور دُنیا بھر میں غالب، اُردو ادب کا ایک معتبر حوالہ بن کر سامنے آیا ہے۔ ۲۰۱۰ء میں آسٹریلیا نے شہر ایڈی لیڈ کی یونیورسٹی آف ایڈیلیڈ میں میری ملاقات آسٹریلیا کے ایک بزرگ پروفیسر ڈاکٹر ڈینس آئزک سے ہوئی جو ایشیا کے حوالے سے ماہر سمجھتے جاتے ہیں۔۸ غالب کے ذکر پر ان کی بجھتی ہوئی آنکھوں میں دو شمعیں فروزاں ہوگئیں اور انہوں نے اپنی نشست پر سے اُٹھ کر کہا تھا: I like Ghalib. He is a great poet. اور وہ دن دور نہیں جب عالمی ادب کے ایوانوں میں غالب کا نام لیا جائے گا تو مغرب کے دانشور بھی غالب کی عظمت کا اعتراف کریں گے۔

## حواشی:

۱۔ http://thinkexist.com/quotes

۲۔ dsal.umchicago.edu/annualofurdustudies/ghalib

۳۔ www.ghazalpage.net/prose/notes/ghazal

۴۔ books.google.com/kanda.kc

۵۔ boosk.google.com/books?/isbn:8172017081

۶۔ books.google.com/books/kaldipsahil/

۷۔ books.google.com/books?isbn=344701671x

۸۔ ڈاکٹر ڈینس واکر (Dr. Dennis Walker) موناش یونیورسٹی آسٹریلیا کے مرکز برائے ملائشین اسٹڈیز میں اعزازی ریسرچ ایسوسی ایٹ ہیں۔ وہ غالب، اقبال اور فیض کے مداح ہیں۔